نہ چھپی یاری کرنے والیاں۔

اس آیت میں اشارہ کیا گیا کہ شادی سے عورت کا مقصد بھی پارسا بننا ہو، اپنی عفت و عصمت اور آبرو کی حفاظت ہو، چھپے چوری آشنائی مطلب نہ ہو، جس سے معلوم ہوا کہ عورت نکاح اور شادی کے ذریعہ پاکیزہ سیرت اور پاکدامن بنتی ہے، زناکاری اور چھپے چوری یاری سے محفوظ ہوسکتی ہے اور شادی کا یہی منشا ہے کہ جائز طور پر خواہش پوری کرکے حرام کاری سے بچ سکے، سورہ مائدہ میں بھی اس مضمون کو ادا کیا گیا ہے۔

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ	آج تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال ہیں اور
اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ	اہل کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا
لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ	ان کے لئے حلال ہے اور تمہارے لئے مسلمان
مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ	پاکدامن عورتیں حلال ہیں اور اہل کتاب کی پاکدامن
اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ	عورتیں، تم جب ان کو ان کا مہر دو، قید میں لانا ہو
مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ (مائدہ-۱)	مستی نکالنا نہ ہو اور نہ چھپی آشنائی کرنا۔

پاکدامن کی طلب | اس آیت میں ترغیب ہے کہ شادی کرتے وقت پاکدامن عورت کی تلاش ہو اور رشتہ ازدواج کے قیام کے وقت اول نظر عورت کی پاکدامنی اور عفت پر ہو اور آخر آیت میں مردوں کی پاکدامنی اور عفت کا بھی مطالبہ ہے گویا اسلام نے بتایا کہ گوہر عصمت اس کے ذریعہ سے محفوظ رکھو اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو محض شہوت رانی اور ہوا پرستی پیش نظر نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے مقاصد نکاح بیان فرماتے ہوئے ارشاد کیا ہے

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ	اس کی نشانیوں سے یہ بات ہے کہ اس نے
اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ	تمہارے لئے تمہاری قسم سے جوڑے بنادیے
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (روم-۳)	کہ ان کے پاس چین حاصل کرو اور تمہارے آپس
	میں پیار اور مہربانی رکھا۔

علتِ تسکین | اس آیت میں رب العزت نے زوجیت کے مقاصد کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ارکان زوجیت کو بتایا ہے پہلی چیز اس رشتہ کے قیام سے یہ حاصل ہوتی ہے کہ میاں بیوی سے ہر ایک کی دوسرے سے تسکین خاطر

ہوتی ہے، سکون اور اطمینان قلب میسر آتا ہے، عورت کی تسکین اور روحانی تسلی مرد سے ہوتی ہے اور مرد کی جنسی تسکین اور اس کا طبعی ذوق عورت کے ذریعہ پورا ہوتا ہے اور پھر ایک دوسرے کی بے چینی میں سہارا ہو، اور جب کبھی اور جس وقت طبیعت میں امنگ و ولولہ پیدا ہو، دل میں گدگدی کا احساس اور جنسی اضطراب چھیڑے تو ایک دوسرے سے چمٹ کر، ایک دوسرے کو دیکھ کر، ایک دوسرے سے ہنس بول کر اور ایک دوسرے سے دل کی تڑپ کہہ کر طمانیت کی دولت حاصل کرے، عشق و محبت کا جذبہ جب کبھی ابھرے تو شوہر بیوی سے اور بیوی اپنے شوہر سے اس کی چاشنی حاصل کرے ایسے وقت اضطراب میں اس کا نفس بہکنے نہ پائے، اور مرد و عورت میں سے کوئی گناہ میں مبتلا نہ ہو سکے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

إنَّ المرأة تقبل في صورة شيطان وتدبر في صورة شيطان اذا احدكم اعجبته المرأة فوقعت في قلبه فليعمد الى امرأته فليواقعها فان ذالك يرد ما في نفسه

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۱۲۴)

بلاشبہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے تم میں سے کسی کو جب عورت بھلی لگے اور وہ دل میں گھر کرے تو چاہئے اپنی بیوی کا ارادہ کرے اور اس سے جماع کرے کہ جماع دل سے وسوسہ کو دور کر دے گا۔

اضطراب کے وقت طبعاً مرد جب اس کی شہوت قوی ہوتی ہے کسی عورت کو دیکھتا ہے تو وہ دیدار سے چھیڑ دیتی ہے، اس سے بچنے کے طریقے بھی اسلام نے بتائے ہیں جس کی تفصیل آئندہ آئے گی لیکن اگر کبھی ایسی بات سامنے آجائے تو آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ اور اس مادہ کو خارج کرا دو جو اس کا [illegible] ہے، تاکہ اس کے نکلنے کے بعد پھر دل میں وسوسہ آنے نہ پایا۔ تے منی کا بخار ہے جو اس کی جہاں وہ خارج ہوتی پھر تمام زور ختم ہوگا اور آدمی بڑی سہولت سے اس فتنہ سے بچ

(باقی آئندہ)

دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں کی جڑ گناہ ہیں

جس قدر قومیں دنیا میں ہلاک ہوئیں شرائع الٰہیہ کی خلاف ورزی سے ہلاک ہوئیں

شیخ الاسلام علامہ ابن قیم کی "الجواب الکافی" کے ایک باب کا ترجمہ

از
(مولانا ابو العلا محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲)

ابوداؤد نے اس روایت کو باسناد حسن روایت کیا ہے۔

حضرت حسنؒ کہتے ہیں قسم خدا کی بیع عینہ لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

بخت نصر کے عہد کے بعض پیغمبروں نے جب بخت نصر کا عذاب اور ظلم دیکھا تو کہنے لگے "اے خدا یہ ہمارے ہاتھوں کی کمائی ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو ہم پر مسلط کر دیا جو تجھے بالکل نہیں پہچانتا اور ہم پر رحم نہیں کرتا"

بخت نصر نے ایک مرتبہ حضرت دانیال پیغمبرؑ سے پوچھا۔ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے تمہاری قوم پر مسلط کر دیا؟ انھوں نے جواب دیا تیرے بڑے بڑے گناہوں نے۔ اور میری قوم کے ظلم نے۔ جو خود انھوں نے اپنی جانوں پر کیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے عمار بن یاسرؓ۔ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا

اذا اراد اللہ بالعباد نقمۃ۔ امات الاطفال۔ واعقم الارحام فتنزل النقمۃ ولیس فیھم مرحوم

جب اللہ تعالیٰ بندوں پر عذاب بھیجنا چاہتا ہے تو بچوں کو موت دے دیتا ہے اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اس وقت ان پر عذاب اترتا ہے اور ان میں ایک آدمی بھی قابل رحم نہیں ہوتا۔

اور مالک ابن دینار فرماتے ہیں۔ میں نے حکمت کی کتابوں میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، تمام بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں جو لوگ میری اطاعت کریں گے میں اپنے بادشاہوں سے رحم کرواؤنگا اور جو لوگ میری نافرمانی کریں گے ان پر ان کے ہاتھوں ظلم کراؤں گا پس تم بادشاہوں کو گالیاں نہ دیا کرو بلکہ خدا کی جناب میں توبہ کرو۔ تاکہ وہ بادشاہوں کو تم پر مہربان کر دے۔

مراسیل حسن میں مروی ہے۔

اذا اراد اللہ بقوم خیرا جعل امرہم الی حکمائھم وفیئھم عند سمحائھم واذا اراد اللہ بقوم شرا جعل امرہم الی سفھائھم وفیئھم عند بخلائھم

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے اختیارات ان کے سمجھ داروں کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور مال سخاوت کرنے والوں کو دیتا ہے اور جب کسی قوم کے لئے برائی چاہتا ہے تو شریروں اور احمقوں کو ان کا سردار بنا دیتا ہے اور مال بخیلوں کو دے دیتا ہے۔

حضرت امام احمدؒ وغیرہ حضرت قتادہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یونسؑ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اے پروردگار! تو آسمان پر ہے اور ہم زمین پر۔ تیرے غضب و قہر، اور تیری رضامندی کی نشانی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا جب میں تم پر اچھے لوگوں کو حاکم اور سردار بناؤں تو یہ میری رضامندی کی دلیل ہے اور جب میں شریروں کو تم پر حاکم بناؤں تو یہ میری خفگی اور ناراضگی کی علامت ہے۔

ابن ابی الدنیا نے فضیل بن عیاض سے روایت کی ہے

[اوحی] اللہ الی بعض الانبیاء اذا [عصانی] من یعرفنی سلطت علیہ [من] لا یعرفنی۔

بعض پیغمبروں پر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی اتاری کہ مجھے پہچاننے والے جب میری مخالفت نافرمانی کریں گے تو میں ان پر ایسا آدمی مسلط کروں گا جو مجھے نہیں پہچانتا۔

نیز انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرفوع روایت بھی نقل کی ہے۔ "کہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے امیروں۔ بدکار وزیروں خائن اعوان و انصار اور اہل کاروں اور قبیلوں، جماعتوں کے ظالم سرداروں بیہودہ عریفوں۔ نکھیوں۔ فاسق بدکار قراء اور علماء کہ جن کی پیشانیاں راہبوں کی سی ہوں گی اور دل مردار جانوروں سے زیادہ متعفن اور بدبودار جن میں انواع و اقسام کی خواہشات موج زن ہوں گی پہلے بھیج نہیں دے گا جب ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے اور ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے خطرناک تاریک فتنے کھڑے کر دے گا جن میں یہ لوگ ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں گے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اسلام کی ہر ہر چیز۔ اور ہر ہر حد توڑ دی جائے گی تا آنکہ کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہیں رہے گا۔ لوگو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اشرار کو مسلط کر دیگا جو تمہیں بدسے بدتر عذاب میں مبتلا کر دیں گے اس وقت جو اچھے لوگ ہوں گے تمہارے حق میں دعا کریں گے لیکن وہ قبول نہ ہوگی۔ لوگو! امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ وہ تم پر ایسے لوگوں کو بھیجیگا جو تمہارے چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے اور تمہارے بڑوں کی توقیر و عزت نہیں کریں گے"۔

معجم طبرانی میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "لوگ جب ناپ تول میں کمی کرنے لگیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ بارش روک لے گا۔ جب زنا کی کثرت ہوگی تو موت عام ہو جائیگی جب سود خواری پھیل جائے گی تو ان پر جنون مسلط ہو جائے گا جب قتل و غارتگری کی کثرت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کر دے گا۔ جب لواطت کی کثرت ہوگی تو لوگ زمین میں دھنسا دئے جائیں گے اور جب امر بالمعروف نہی عن المنکر ترک کر دیں گے تو ان کے نیک اعمال آسمان پر نہیں جائیں گے اور ان کی دعاؤں کی شنوائی نہ ہوگی"۔

یہ حدیث ابن ابی الدنیا نے بھی حضرت سعید سے روایت کی ہے

مسند وغیرہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلعم اس حالت میں میرے یہاں تشریف لائے کہ آپ کی سانس پھولی ہوئی تھی چہرہ سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ آپ بہت

ہی پریشان ہیں آپ نے کسی سے بات چیت نہ کی اور وضو کر کے فوراً حجرے سے باہر تشریف لے گئے اور میں حجرے میں ایک کونے سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی۔ آنحضرت صلعم مسجد میں تشریف لے گئے اور ممبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو۔ قبل اس کے کہ تمہاری دعائیں۔ قبول نہ کی جائیں تم اس سے نصرت و امداد چاہو اور تمہاری امداد نہ کی جائے۔ تم مانگو اور تمہارا سوال مسترد کر دیا جائے اور تمہیں کچھ نہ دیا جائے"۔

حضرت عمری زاہد کا قول ہے:" تمہاری غفلت اور خدا سے روگردانی کی یہ دلیل ہے کہ تمہارے سامنے مرضی الٰہی کے خلاف کام ہو اور تم دیکھتے رہو۔ چشم پوشی کر جاؤ۔ اور مخلوق کے ڈر سے جو تمہیں کسی قسم کا نفع نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر ترک کر دو"۔

اور الغی کا قول ہے" جو شخص مخلوق کے ڈر سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کر دیتا ہے۔ اس سے طاعت کی قوت سلب کر لی جاتی ہے۔ اور پھر اس کی اولاد۔ اس کے غلام حق پدری اور حق آقائی کا پاس و لحاظ نہیں کرتے"۔

اور حضرت امام احمدؒ اپنی مسند میں حضرت قیس بن ابی حازم کی روایت نقل کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔ لوگو! تم ہمیشہ اس آیت کی تلاوت کرتے ہو اور اسے بے محل خرچ کر رہے ہو

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ	اے ایمان والو! تم اپنی خبر رکھو جب تم سیدھے راستہ پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے۔ تم کو کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔

اور میں نے تو رسول اللہ صلعم کی زبان مبارک سے یہ سنا ہے۔

"الم فلم یاخذوا علی یدیہ۔ اذا راؤا المنکر فلم یغیروہ ۔۔۔ ان یعمھم بعقاب من عندہ	جب لوگ دیکھیں کہ ظالم ظلم کر رہا ہے پھر بھی وہ اس کا ہاتھ نہیں پکڑتے ۔۔۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں ۔۔۔ جب لوگ منکر چیز دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ

اپنا عذاب سب پر عام نہ کردے

امام اوزاعی حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔

اذا خفیت الخطیئة۔ فلا تضر الا صاحبها واذا ظهرت فلم تغیر تضر العامة	مخفی طور پر گناہ کیا جاتا ہے تو وہ صرف گنہ گار کے حق میں مضرت رساں ہوتا ہے جب کھلے طور پر کیا جائے اور اس کی اصلاح نہ کی جائے تو تمام کے لئے مضرت رساں ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا "ڈر ہے کہ آباد اور معمور بستیاں ویران ہو جائیں گی۔ پھر فرمانے لگے۔ یہ اس وقت ہوگا جبکہ فاسق وفاجر لوگ نیک لوگوں کے مقابلہ میں ابھر آئیں گے اور قوم کے سردار منافق لوگ ہوں گے"

امام اوزاعیؒ حضرت حسان بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ میری امت کے اشرار۔ اخیار اور بھلے لوگوں کے مقابلہ میں ابھریں گے۔ اور ایسے ابھریں گے کہ ایمان والے لوگ اس طرح چھپا کریں گے۔ جس طرح آج منافق ہم سے چھپا کرتے ہیں"

ابن ابی الدنیا۔ حضرت ابن عباسؓ سے ایک مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔ "ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مومن کا دل ایسا گھل کر رہ جائے گا جیسا پانی میں نمک گھل کر رہ جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا منکرات دیکھیں گے لیکن روکنے کی ان میں طاقت نہ ہوگی"

امام احمدؒ حضرت جریرؓ سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "جس قوم میں گناہ کا ارتکاب ہو۔ اور بدکرداروں کے مقابلہ میں دوسرے لوگ غالب ہوں اور پھر بھی وہ ان کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ تمام پر اپنا عذاب اتارے گا"

صحیح بخاری میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جہنم میں اس کی ہڈیاں پسلیاں کھسک کر رہ جائیں گی اور دیوانہ وار اس طرح جہنم میں چکر لگاتا پھرے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگایا کرتا ہے

یہ دیکھ دوسرے جہنمی اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے۔ تیرا یہ حال کیوں ہے تو تو ہمیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا۔ اور برائیوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا میں تمہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا۔ لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔ بری چیزوں سے روکتا تھا لیکن خود بری چیزوں سے باز نہیں آتا تھا۔"

امام احمد بن حنبلؒ حضرت امام مالک بن دینار سے روایت کرتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عالم تھا اس کے مکان پر ہمیشہ مردوں اور عورتوں کا ہجوم رہا کرتا تھا۔ یہ انہیں وعظ و نصیحت کیا کرتا تھا عبرت و نصیحت کے لئے تاریخی واقعات پیش کرتا اور نیکی پر آمادہ کرتا ایک مرتبہ اس نے دیکھا کہ اس کا لڑکا کسی عورت سے آنکھیں لڑا رہا ہے وہ بولا بیٹا یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس کے بعد وہ فوراً تخت سے نیچے آگرا اور اس کی بڑی رگ کٹ گئی۔ اس کی بی بی بھی گر پڑی اور اس کے لڑکے قتل کر دیے گئے پھر اللہ تعالےٰ نے اس وقت کے پیغمبر کو وحی کے ذریعہ خبر دی کہ فلاں عالم کو خبر دیدو کہ تیری پشت میں اب کوئی صدیق پیدا نہیں ہوگا۔ تو نے اپنے لڑکے پر میرے لئے غصہ کیوں نہیں کیا تو نے لڑکے صرف اتنا ہی کہہ دیا کہ۔ لڑکے یہ کیا ہو رہا ہے۔؟"

اور امام احمدؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا "چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی اپنے کو بچاؤ کیونکہ گناہ جب بہت جمع ہو جاتے ہیں تو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم نے اس کی مثال پیش فرمائی۔ لوگوں کا قافلہ جب جنگل میں کسی میدان میں منزل کرتا ہے۔ اور جب کھانا پکانے کا وقت آتا ہے تو کوئی ادھر اُدھر سے لکڑی لاتا ہے کوئی اونٹ کی مینگنیاں لے آتا ہے۔ کوئی کیا اور کوئی کیا تا آنکہ ایندھن کا ڈھیر لگ جاتا ہے جب اس میں آگ لگائی جاتی ہے تو ہر اس میں جل جاتا ہے۔"

ری میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں تم ایسے کام کیا کرتے ہو جو تمہاری یں بال سے باریک اور معمولی نظر آتے ہیں لیکن ہم ایسے کاموں کو عہد نبوی میں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو اس لئے عذاب دیا گیا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ تو وہ اسے کھلاتی تھی۔ نہ اسے کھولتی تھی کہ وہ ادھر ادھر گھوم کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔ اسی حالت میں وہ مر گئی۔

ابونعیم نے حلیہ میں حضرت حذیفہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے حذیفہؓ سے ایک دن پوچھا گیا کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا؟ انھوں نے کہا نہیں بلکہ یہ تھا کہ جب ان کو کسی چیز کا حکم دیا جاتا تھا تو وہ اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ اور جب کسی چیز سے منع کیا جاتا تھا تو وہ اسے کرتے تھے اس طرح انھوں نے اپنے دین کا جولا اُتار پھینکا تھا جس طرح کہ آدمی اپنی قمیص اتار پھینکتا ہے۔

بعض سلف کا قول ہے "معاصی کفر کی طرف لے جانے والے ہیں جیسے کہ بوسہ جماع کی جانب لے جاتا ہے اور گانا بجانا زنا کی طرف اور نگاہ عشق کا قاصد اور بیماری موت کا پیغامبر ہے"۔

اسی روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں "اے گناہ کرنے والے گناہ کے فتنہ اور اس کے انجام بد سے بے خوف نہ رہنا۔ کیونکہ یہ اس گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اپنے داہنے اور بائیں دو فرشتے ہیں ان کی شرم نہ رکھنا اس گناہ سے بھی بڑھ کر گناہ ہے۔ تمہارا ہنسنا اور اس کا اندازہ نہ کرنا کہ اس کے بدلہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا یہ اس ہنسی سے بھی بڑا گناہ ہے گناہ پر خوش ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے گناہ کرنا اور اس پر نادم نہ ہونا گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے ہوا تمہارے دروازے کے پردوں کو حرکت دے پھر بھی تم گناہ میں مشغول ہو اور دل میں یہ خوف پیدا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے تو یہ اس گناہ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ خدا تمہارا بھلا کرے حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا گناہ کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سخت ترین بیماری میں مبتلا کر دیا؟ ان کا سارا مال چھین لیا گناہ صرف یہی تو تھا کہ ایک غریب مسکین نے ایک ظالم کے ہاتھ سے چھڑانے کی ان سے درخواست کی اور یہ اسے چھڑا نہ سکے اور ظالم کو روک نہ سکے"۔

امام احمدؒ روایت کرتے ہیں حضرت بلال بن سعد کہا کرتے تھے یہ نہ دیکھو کہ گناہ چھوٹا ہے۔ یہ نہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو؟

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں "گناہ کو تم جس قدر چھوٹا سمجھو گے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہو جائے گا۔ اور گناہ کو جس قدر بڑا سمجھو گے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹا ہو جائے گا

مختلف کتابوں میں یہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے وحی کے ذریعہ یہ فرمایا اے موسیٰ! میری مخلوق میں سب سے پہلے جس کو موت نے گھیرا وہ ابلیس ہے میری نافرمانی سب سے پہلے اسی نے کی جو لوگ مری نافرمانی کرتے ہیں ان کو میں مردہ سمجھتا ہوں

اور مسند اور جامع ترمذی کے اندر حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لیتا ہے اور گناہ چھوڑ دیتا ہے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو زیادہ سیاہ نکتے پڑ جاتے ہیں تاآنکہ اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ سیاہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے نہیں۔ بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال بد کے زنگ بیٹھ گئے ہیں

امام ترمذی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں ھذا حدیث صحیح

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور گناہ کرتے کرتے اس کا سارا دل سیاہ بکری کی مانند ہو جاتا ہے "

امام احمد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں "آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا امابعد! اے قریش اس حکومت کے حقدار تم ہی ہو لیکن اس وقت تک کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرو گے۔ جب تم اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دے گا جو تمہیں چھیل ڈالیں گے اسی طرح تمہاری کھال اتار دیں گے جس طرح یہ لکڑی چھیل دی گئی یہ کہہ کر آپ نے اس لکڑی کی جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور لکڑی کی چھال اتار دی اور سفید لکڑی اندر سے نکل آئی۔

حضرت وہبؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں "بنی اسرائیل سے اللہ رب العالمین نے فرمایا تھا میری اطاعت و پیروی کی جاتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں اور جب میں خوش ہوتا ہوں تو برکت